''تحقیق نامہ'' گورنمنٹ کالج لاہور کا تحقیقی جریدہ ہے۔جس نے علمی وادبی حلقوں میں بہت جلد اپنا مقام بنالیا ہے۔''تحقیق نامہ'' ہائر ایجوکیشن کمیشن کی رسائل وجرائد کی منظور شدہ فہرست میں بھی شامل ہے۔اس تحقیقی جریدہ میں بھی اقبال کی فکر پر مضامین شائع ہوئے۔ان میں موجود فلسفیانہ پہلو بھی میری تحقیق کا حصہ ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کالج کے مختلف شعبوں (انگریزی،فارسی،فلسفہ،تاریخ،اسلامیات اور پنجابی) کے رسائل اور تحقیقی جرائد میں علامہ اقبال پر خاطر خواہ مضامین موجود ہیں جن کا تحقیقی جائزہ بھی حسب ضرورت لیا گیا ہے۔

گورنمنٹ کالج لاہور ایک قدیم درس گاہ ہے، یہاں کی تحقیقی روایت بھی پرانی ہے۔یہاں پر ایم۔اے،ایم فل اور پی ایچ۔ڈی کی سطح پر اقبال کے حوالے سے جو تحقیقی کام کیا گیا ہے اس کا تحقیقی جائزہ لینے اور مقام ومرتبہ متعین کرنے کی بھی ضرورت ہے۔تاہم اس پر علیحدہ مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔

میں نے اپنے مقالہ میں گورنمنٹ کالج لاہور سے وابستہ مصنّفین،شارحین،محققین اور ناقدین کی تحریروں کو دو نقطہ ہائے نظر سے پرکھا ہے اولاً فکرِ اقبال کی تفہیم میں ان مصنّفین نے کیا خدمات سرانجام دیں۔ثانیاً اقبال کے نظامِ فن کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں ان کی تحریروں نے کیا کردار ادا کیا ہے۔یوں اس مقالے میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بطور شاگرد، استاد یا علمی راہنما کے وابستہ مصنفین کی فکر اقبال کی تفہیم میں سامنے آنے والی مختلف جہات زیر بحث لائی گئی ہیں۔فکرِ اقبال کی تفہیم کے معیاری مصادر تلاش کیے گئے ہیں۔میری اس سعی سے ممکن ہے کہ اقبالیات سے وابستہ محققین و ناقدین کو کوئی نیا زاویہ تحقیق مل سکے۔میں گورنمنٹ کالج لاہور سے وابستہ افراد کے علامہ اقبال پر کیے گئے کام کے معیار کا تعین تو کرنے کا اہل نہیں ہوں تاہم یہ مقالہ ان کے کام کی تفہیم کی ایک عاجزانہ کوشش ہے۔میرے اس کام سے فلسفہ اقبال کی تفہیم میں گورنمنٹ کالج لاہور کے دیگر نامور تعلیمی اداروں سے تقابل کی صورت بھی سامنے آئے گی۔ اقبالیات پر گورنمنٹ کالج لاہور سے کسی نہ کسی صورت وابستہ دانشوروں کے کام پر کئی کتب طبع ہوسکتی ہیں میں نے فلسفیانہ حوالوں سے تحقیق وتنقیدِ اقبال کو اشاراتی سطح پر یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس مقالے کی ابواب بندی کی تفصیل کا اجمال یہ ہے: پہلے باب میں،گورنمٹ کالج کا تعارف کروایا گیا ہے۔گورنمنٹ کالج لاہور سے علامہ اقبال کے تعلق (بطور طالب علم،استاد) کے حوالے سے تحقیق کی گئی ہے۔علامہ اقبال کا فلسفہ سے تعلق اور ان کی شاعری اور نثر میں موجود فلسفیانہ افکار کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

دوسرے باب میں گورنمنٹ کالج سے وابستہ دانشوروں کا مختصر تعارف کراتے ہوئے اقبال کے فکر وفلسفہ میں موجود مابعد الطبیعاتی تصورات کا جائزہ ان دانشوروں کی تحریروں کو سامنے رکھتے ہوئے لیا گیا ہے۔تیسرے باب میں

وران گورنمنٹ کالج لاہور کی نظر میں اقبال کے اخلاقی افکار کیا تھے؟ ان کی اہمیت کیا تھی؟ ان کا ان کے زمانے سے کیا تعلق تھا؟ جیسے سوالات کے جواب پر توجہ دی گئی ہے۔

چوتھے باب میں اقبال کے جمالیاتی افکار کو دانشوران گورنمنٹ کالج لاہور نے کیسے پرکھا اس پر حسب ضرورت اظہار خیال کیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں اقبال کے دیگر فلسفیانہ افکار (سیاسی، تعلیمی، معاشرتی، معاشی اور ثقافتی) کی توضیح دانشوران گورنمنٹ کالج لاہور کے حوالے سے کی گئی ہے۔ چھٹے باب میں مقالے کا ماحصل پیش کیا گیا ہے۔

یوں میں نے اپنے مقالے میں علامہ اقبال کے فلسفیانہ افکار اور ان پر گورنمنٹ کالج کے دانشوروں کے تحقیقی اور تنقیدی جائزے پر توجہ مرکوز رکھی ہے۔ اقبال کی فلسفیانہ شاعری کی عصری معنویت بھی میرے مقالے کے دائرے میں شامل ہے اس لیے علامہ اقبال کے مابعد الطبیعیاتی، علمی، اخلاقی اور جمالیاتی فلسفے کی ہمارے زمانے میں کیا اہمیت ہے؟ جیسے بنیادی سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

مقالہ کی تکمیل میں جن شخصیات اور اداروں نے میری معاونت کی میں ان کا شکر گزار رہوں گا۔

اس حوالہ سے میں اپنے نگران مقالہ جناب پروفیسر سعادت سعید کا شکریہ ادا کرنا چاہوں بھی تو شاید نہ کر سکوں۔ انہوں نے قدم قدم پر بڑی شفقت اور مہربانی سے میری رہنمائی کی۔ ان کی حوصلہ افزائی سے ہی میں اپنا مقالہ مکمل کر سکا۔ مجھے جب بھی ان کی راہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے اپنی تحقیقی و تخلیقی بصیرتوں سے نوازا۔ میں نے کئی مقامات پر انگریزی اور فارسی زبانوں سے اردو تراجم کے سلسلہ میں ان سے خصوصی استفادہ کیا۔ میری تمام تر کم علمی اور منتشر مزاجی کے باوجود اگر یہ مقالہ تکمیل کے مرحلہ تک پہنچا ہے تو ایسا ڈاکٹر صاحب کی بدولت ہی ہے۔ اللہ تعالی انہیں خوش وخرم رکھے اور وہ اسی طرح آسانیاں بانٹتے رہیں۔

نہایت مہربان شخصیت صدر شعبہ اردو جناب پروفیسر ڈاکٹر ہارون قادر میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ طالب علموں کے لیے ان کی مثال ٹھنڈی چھاؤں کی سی ہے۔ موضوع کی منظوری سے لے کر مقالہ کے تکمیلی مراحل تک انہوں نے قدم قدم پر میری راہنمائی کی۔ میں بدلہ میں ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار ہی کر سکتا ہوں۔

محترم اساتذہ اکرام بالخصوص ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر عبدالکریم خالد، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، ڈاکٹر ریاض قدیر، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر خالد ندیم اور پروفیسر محمد سعید کا ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنی قیمتی آراء سے نوازا اور مجھے مقالہ کا رخ متعین کرنے میں آسانی ہوئی۔ عرفان احسن پاشا، خادم حسین رائے اور حسن رضا اقبالی نے مواد کے حصول میں میری معاونت کی۔ اس سلسلہ میں عاصمہ اصغر کا مجھے بطور خاص شکریہ ادا کرنا ہے۔